کیا آپ جانتے ہیں؟ ترتیب: مولانا ابرار حسین ستی

دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

سوالات و جوابات

۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۲ھ بمطابق ۷ ستمبر ۲۰۰۱ء بعد از جمعۃ المبارک کے سوالات اور حضرت مدیر کی طرف سے ان کے جوابات۔

ان مضامین کو ریکارڈ کرنے کی خدمت مولانا محمد ناصر صاحب نے، ٹیپ سے نقل کرنے اور نظر ثانی، ترتیب تخریج نیز عنوانات قائم کرنے کی خدمت مولانا ابرار حسین ستی صاحب نے انجام دی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں......ادارہ

عام اخبارات میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث چھاپنے کا حکم

سوال:...... آج کل اخبارات میں قرآن مجید کی آیات واحادیث چھپی ہوئی ہوتی ہیں، اور ساتھ ہی تصاویر بھی چھپی ہوئی ہوتی ہیں، جن کو بعد میں ردی وغیرہ میں فروخت کر دیا جاتا ہے، اس سے بعض اوقات ان کی بے ادبی و بے حرمتی بھی لازم آتی ہے، اس سے کس طرح بچا جائے؟

جواب:...... علماء نے تو عام اخباروں میں جن کی بعد میں ردی کی نذر کیا جاتا ہے، قرآن مجید کی آیات اور اس کا ترجمہ چھاپنے سے منع کیا ہے، نہ چھاپیں گے اور نہ بے ادبی کی نوبت آئے گی، لیکن اخباروں کے ذمہ دار مانتے نہیں ہیں، جب مانتے نہیں ہیں تو پھر اس کی اصل ذمہ داری بھی انہیں پر ہے، دوسرا یہ گناہ بھی ہے کہ دوسری طرف گندی اور غلیظ تصویریں بھی چھاپ دیتے ہیں۔

اب اس صورت میں احترام والا مضمون ہو یا غیر احترام والا سارا مل کر نالی اور کوڑے پر ہی جاتا ہے، یہ نہیں کہ ایک طرف والا حصہ کہیں اچھی جگہ چلا جائے گا اور دوسری طرف والا حصہ بُری جگہ چلا جائے گا، اس لئے اس طرح چھاپنے والے ہی دراصل گناہ گار ہیں۔ البتہ ایسے اخبار لینے والوں پر اپنے اپنے اعتبار سے ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جس نے اخبار لے لیا، اب اس میں اگر اس طرح کا مضمون اس کے سامنے ہے، تو وہ اپنی طرف سے جتنی کوشش ہو سکتی ہو اس کو بے ادبی سے بچائے، اگر اس کے سامنے سوائے اس کے کوئی راستہ نہیں کہ یا تو پھاڑ دے یا اسے ضائع کرے تو، کم از کم یہ تو ہے کہ مار کر سے اسے مٹا دے، یہ بھی بے ادبی سے

بچنے کا ایک راستہ ہے، یا پوری طرح اس کو ختم کر دے، مثلاً اس کو کسی جگہ دفن کر دے، یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔
ہمارے راولپنڈی میں ایک صاحب ہیں، ظفر اقبال صاحب (جو کہ راولپنڈی کے پنڈورہ نامی علاقہ میں رہتے تھے، اور اب فوت ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں) انہوں نے تو باقاعدہ ایک ادارہ اس مقصد کے لئے کھول رکھا ہے "ادارہ حرمتِ تحریر و تصویر مقدس" تحریرات کا احترام کیجئے، ادب کیجئے، جگہ جگہ آپ نے لکھا ہوا دیکھا ہوگا، تو وہ بزرگ ہیں، آتے رہتے ہیں، وہ بڑی محنت کر رہے ہیں، کوشش کر رہے ہیں، اور وہ کسی دفتر سے بیچارے ریٹائر ہوئے، جو انہیں پیسہ ملا انہوں نے اس پر لگا دیا اور خود پھٹے پرانے بڑے سادے کپڑے پہنتے ہیں اور رات دن اس محنت میں لگے ہوئے ہیں اور باقاعدہ فتوے انہوں نے حاصل کئے ہیں کہ یہ جو بے ادبی ہو رہی ہے جگہ جگہ کاغذوں کی شکل میں ان کا کیا کیا جائے، اخبار کے علاوہ قرآن مجید کے اوراق ہیں جو پھٹ جاتے ہیں، لوگ انہیں بھی اسی طرح ڈال دیتے ہیں۔
بہت سے گھروں میں قرآن اور تصویریں اکٹھی رکھی رہتی ہیں، جب خود گھر میں رکھنے والوں کو اتنی لاپرواہی ہے، تو دوسروں کو کیسے تمیز ہوگی؟ مگر پھر بھی اللہ کے کچھ بندے اس بات کا خیال رکھتے ہیں۔
اور یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اصل ادب کا تعلق دل سے ہے، جب دل ہی سے ادب نکل گیا، اور یہ فرق ختم ہو گیا کہ قرآن کہاں رکھنا ہے؟ سپارہ کہاں رکھنا ہے؟ تصویر کہاں رکھنی ہے؟ اس لئے جب دل میں ادب ہوگا تو کچھ کام چلے گا، ظاہر ہے اخبار چھاپنے والے بھی تو دل رکھتے ہیں، بے دل کے نہیں ہیں؟ لیکن ان کے دلوں میں قرآن و سنت سے زیادہ مال کی محبت ہے۔ بہر حال ان بزرگ صاحب نے تو بڑی کوشش کی ہے، کہ اس طرح کے مقدس اوراق کی بے ادبی نہ ہونے پائے، انہوں نے تو یہاں تک بھی کیا کہ ایک پلانٹ لگایا دریا کے قریب جا کر، اور اس کا خیال کیا کہ: جو صرف قرآن مجید کے اوراق ہیں اور وہ پڑھنے سے نا کارہ ہو گئے اب کام میں نہیں آ سکتے ان کو دوبارہ کاغذ بنایا جائے، دوسرے یہ کہ دوبارہ ان پر قرآن مجید بھی چھاپا جائے کوئی غلط چیز نہ چھاپی جائے، تیسرے یہ کہ ان کا پانی جب گتا بن کر بچ کر جائے گا وہ پانی پاک جگہ جائے اسی لئے دریا کے ساتھ انہوں نے یہ پلانٹ لگایا ہے۔ کیونکہ جب اسے بنائیں گے اور اس کا گودا تیار ہوگا، تو اس میں پہلے پتلا ہوگا، پھر خشک ہوگا اور وہ پانی الگ کیا جائے گا، تو وہ پانی بھی گٹر میں نہ جائے، پاک جگہ پر جائے، یہ سارا ان کا ایک جذبہ ہے، اور ان کی اپنی طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں طلب اور تڑپ رکھ دی ہے، انہوں نے سارا اپنا پیسہ لگا دیا، اور رات دن اس چیز کیلئے کوشاں ہیں اور پھر رہے ہیں اور تن تنہا ہیں، تن تنہا بیچارے یہ کام کرتے پھرتے ہیں، کوئی فی سبیل اللہ تعاون کر دے تو بڑے اجر کا کام ہے۔

CamScanner